Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ سوموار ۲۱ ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ ، ۲۳ اخاء ۱۳۶۸ ہش ، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء نمبر ۲۴۰

واجب الاحترام اسیر کردہ رہنماؤں کی گرفتاری پر افرادِ جماعت میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی

احبابِ جماعت کو صبر و سکون سے کام لینے اور دعاؤں کی تلقین

جماعت احمدیہ کی مرکزی قیادت کے دو انتہائی واجب الاحترام رہنماؤں یعنی صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی گرفتاری پر دنیا بھر کے ۱۲۰ ملکوں میں پھیلے ہوئے لاکھوں احمدیوں کے دلوں میں غم و غصہ کی شدید لہر دوڑ گئی ہے۔ اور حکومت کے اس اقدام کو سخت نفرت اور ناپسندیدگی سے دیکھا جا رہا ہے یہ دونوں محترم بزرگ جماعت احمدیہ کے مرکزی بورڈ کے اراکین اور جماعت کی مرکزی تنظیم صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان ہیں اور خاندان حضرت بانی سلسلہ سے تعلق کی بدولت ساری جماعت میں انتہائی عقیدت اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔

دونوں احباب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور جماعت احمدیہ میں ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں۔ ان میں سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔اے انگریزی ہیں اور کالج کے پروفیسر رہ چکے ہیں جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے پولیٹیکل سائنس ہیں اور عالمگیر اشاعت رکھنے والے انگریزی رسالے ریویو آف ریلیجنز کے سالہا سال ایڈیٹر اور جماعت کے نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہ چکے ہیں۔

مذہبی اور دنیاوی ہر دو میدانوں میں غیر معمولی عقیدت و احترام کی نظر سے دیکھے جانے والے ان دونوں بزرگوں کی گرفتاری ایک سنگین واقعہ ہے۔ اور اس مرتبے کے احباب کو بلا جواز گرفتار کرتے وقت حکومت کے کسی افسر کو ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی۔ گرفتاری کے وقت تک ان دونوں پر کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا۔ دونوں احباب کو گفتگو کے لئے بلایا گیا اور پولیس کو ان کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ اگلے روز ان کے خلاف ایک پرچہ درج کیا گیا۔ جس میں یہ مضحکہ خیز الزام عائد کیا گیا کہ ان افراد نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تقاریر کیں اور احمدیت کی تبلیغ کی۔ حالانکہ یہ اجتماع جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کی تحریری اجازت سے منعقد ہو رہا تھا اس سے ان دونوں بزرگوں کا کوئی انتظامی تعلق نہیں تھا۔ اور کسی قسم کی تقریر کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مزید مضحکہ خیزی یہ کی گئی کہ نظارت امور عامہ کے دفتر کے دو کلرک صاحبان پر بھی یہ الزام تھوپ دیا گیا کہ انہوں نے اجتماع میں تقریریں کی ہیں۔ جو سراسر خلاف واقع ہے۔

جماعتی ذرائع نے حکومت کی ان حرکتوں پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے حکام بالا کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ایسی حرکات سے باز رہیں اور قانون کو کھلونا نہ بنائیں۔

افراد جماعت جن کے دل اس واقعے سے زخمی ہیں ان کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنے خدا کے آگے پوری عاجزی دردمندی اور دلسوزی سے جھک جائیں۔ کہ وہ مولا کریم اپنے فضل سے بد ارادے رکھنے والوں کے مذموم عزائم کو ناکام کرے اور رہا

باقی صـ۲ پر

محترم صاحبزادگان کی ضمانت منظور ہو گئی

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) اور دیگر دو کارکنانِ امور عامہ مکرم عبدالغفور صاحب اور مکرم محمد علی صاحب کی ضمانت آج مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو چنیوٹ کے مقامی مجسٹریٹ نے قبول کر لی۔ ان احباب کو ۲۰ اکتوبر کی رات ساڑھے نو بجے ربوہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر دفعہ ۲۹۸ سی ت پ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ان جملہ اسیرانِ راہ مولا کو پہلے سٹی تھانہ چنیوٹ میں رکھا گیا اور اگلے دن دوپہر کے قریب جوڈیشنل حوالات چنیوٹ میں منتقل کر دیا گیا جہاں سے آج ان کی رہائی عمل میں آئی ہے۔

ہمیں ہمارے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے

قادیانی رہنماؤں کو گرفتار کر کے اشتعال پھیلایا جا رہا ہے

قادیانی رہنما کی پریس کانفرنس

لاہور (اپنے سٹاف رپورٹر سے) لاہور قادیانیوں کی جماعت کے سیکرٹری راجہ غالب احمد نے کہا ہے کہ پنجاب پولیس قادیانی رہنماؤں کو خواہ مخواہ جھوٹے الزامات لگا کر انہیں حراست میں لے کر اشتعال انگیزی پھیلانا چاہتی ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری میں سے کوئی بھی ہماری بات سننے کو تیار نہیں۔ ہمیں ہمارے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس میں کیا۔

اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ۲۰ اکتوبر کو ربوہ میں ہونیوالے اجلاس کی باقاعدہ اجازت متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے تحریری طور پر حاصل کی گئی تھی۔ مگر اجلاس کے آغاز میں اسسٹنٹ کمشنر آئے اور اجلاس ختم کرنے کا حکم دیا۔ بعدازاں مقامی پولیس بغیر وجہ بتائے ناظر امور عامہ مرزا خورشید احمد اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ایم جی احمد کو گرفتار کر کے کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے انہوں نے کہا کہ مذکورہ دونوں شخصیات کا انتظامی امور سے کوئی تعلق نہ ہے وہ دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے ہمارے لئے قابلِ احترام اور معزز افراد ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مقامی پولیس ان پر تبلیغ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ چار دیواری کے اندر تربیتی اجلاس تھے جن کا تبلیغ اور اشاعت سے کسی قسم کا کوئی پہلو نہیں نکلتا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزا خورشید احمد اور ایم جی احمد کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور آئندہ اس قسم کی کارروائیاں بند کی جانی چاہئیں۔

(روزنامہ جنگ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ ، اخاء ۱۳۶۸ ہش ـــ ۲۳ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء

قربانی کی رُوح

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے
دلبر کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے

قربانی کا فلسفہ اس سے بہتر کیا پیش کیا جا سکے گا ۔ قربانی کا طریق اور قربانی کی آخری حد ـــ اور پھر اس کے نتیجہ میں حاصل ہونیوالا پھل ۔ جان کی قربانی میں ہر قسم کی قربانی شامل ہے مال و دولت بھی اور وقت اور عزت بھی ۔ اس لئے اس قربانی کا نتیجہ بھی سب سے بڑا ہے یعنی خدا کی ذات ۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد ہے خدا کا حصول اور جس طرح کہتے ہیں اکہ کچھ "کھونے" کے بغیر کچھ پایا نہیں جاسکتا ۔ اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سب سے بڑی چیز کو پانے کے لئے سب سے زیادہ کچھ "کھونے" کی ضرورت ہے ۔ اگرچہ "کھونا" اسے اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ یہ تو چیز (جان) اسی کی دی ہوئی ہے ۔ جس کو واپس لوٹائی جا رہی ہے ۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ جو اس کی دی ہوئی چیز اس کو لوٹا رہا ہو خدا تعالیٰ اس پر نگاہ رکھتا ہے ۔ یعنی اس سے پیار کرتا ہے ۔

لیکن کیا مرنے سے مراد واقعی وہ موت ہے جس کے بعد جسم اور جان کا رشتہ منقطع ہو جاتا ہے ۔ وہ مطلب تو ہے ہی لیکن جو شخص ہر وقت اپنی جان ہتھیلی پہ رکھتا ہے اور گویا آواز لگا رہا ہے ۔ کہ یہ ہے خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے اور ہر وہ کچھ کر گزرتا ہے جس سے جان کے جانے کا ڈر ہو لیکن خدا کی راہ میں کوئی نہ کوئی کام ہو جائے وہ یقیناً ان لوگوں میں شامل ہے جنہیں دنیاوی طور پر مرنے والا ہی کہا جائے گا ۔

پس کام مشکل سہی لیکن حضور کے ارشاد کے مطابق کام یہ کرنے والا ہے ۔ ہر وقت جان کو ہتھیلی پہ رکھ کے آواز دینے کی ضرورت ہے کہ یہ جان خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہے ۔ یہی وہ بات ہے جو خدا تعالیٰ کے رحم و کرم کو جذب کرتی ہے ۔

چاندنی شب ہے ، مَیں ہوں ، صحرا ہے
میرے ماحول میں بھلا کیا ہے
ایسے لگتا ہے کھو گیا ہُوں مَیں
ذرّے ذرّے میں ایک جلوہ ہے

ـــــ ابوالاقبال

جس نے سر اپنی ہتھیلی پہ رکھا اور کہا
کوئی مانگے نہ کسی سے بھی مِرا خون بہا

اس سے کہتے ہو کہ تم راہ بدل دو اپنی
بیچ دو اپنا ضمیر اور چلو تنہا تنہا

وہ کہو جس سے نہ مل پائے سکونِ خاطر
وہ کرو جس سے نہ مل سکتی ہو رُوحوں کو غذا

کیا نہیں تم کو مکافاتِ عمل کا احساس
تم کہ رکھتے ہو ہر اک حال میں بیداد روا

ایک تم ہو کہ سرِ بزم بھی سچ کہہ نہ سکے
ایک ہم ہیں کہ سرِ دار بھی سچ سچ ہی کہا

اپنی پرواز کو لے جاؤ گے تم کتنا بلند
حدِّ فاصل ہے بہت دور مگر ہے تو خلا

ٹوٹ جاتے ہیں جو ہاتھ اٹھتے ہیں مظلوموں پر
چُور ہو جاتی ہے مغرور کی ہر ایک ادا

ہم کہ بے کس بھی ہیں بے بس بھی ہیں مجبور بھی ہیں
سب خداؤں سے بڑا ہے جو ہمارا ہے خدا

تم قیامت پہ اٹھا رکھتے ہو ساری باتیں
فیصلہ کوئی نہ کوئی تو یہاں بھی ہو گا

کوئی لمحہ تو نسیمؔ انکو سعادت کا ملے
مانگتے رہتے ہیں ہر لمحہ یہی ایک دُعا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون ۔ سین

آسٹریلیا

آسٹریلیا کے متعلق یہ تصور ہے کہ یہ ایک نہایت خوش قسمت ملک ہے یا یوں کہیئے کہ ایسا ملک ہے جو لوگوں کی خوش قسمتی کا باعث ہے کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہاں رہائش کے لئے جگہ بھی مل جاتی ہے اور دولت بھی آسانی سے اکٹھی کی جا سکتی ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے آسٹریلیا میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والوں کی طرف نسبتاً کم توجہ دی جاتی تھی۔ اس لئے کہ ان کی تعداد کوئی ایسی زیادہ نہیں تھی لیکن آج کل سب سے زیادہ توجہ انہی لوگوں پر دی جاتی ہے اور یہاں وہاں اور ہر جگہ انہی کا ذکر ہوتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ ایشیائی لوگوں نے آسٹریلیا آکر اپنی تعداد کو بہت بڑھا لیا ہے۔ اگرچہ ٹورسٹ ویزا سے زیادہ وقت قیام کرنے والے تو یورپین ہیں لیکن لوگوں کو کھٹکتے ایشیائی ہیں یا جنوبی بحرالکاہل کے جزائر کے رہنے والے چین۔ ٹانگا اور فجی سے آنے والے ہر دو افراد میں سے ایک فرد وہیں رہ جاتا ہے۔ اگرچہ وہ وزٹ ویزا پر ہوتا ہے اسوقت ان لوگوں کی صحت اور دیگر امور کی دیکھ بھال پر جو غیر قانونی طور پر آسٹریلیا میں رہ رہے ہیں۔ نصف ارب ڈالر کے قریب رقم خرچ کی جا رہی ہے۔

جن شہری رعایات سے یہ لوگ مستفید ہوتے ہیں ان کی بناء پر اب حکومت کو اڑتیس کروڑ امریکی ڈالر خرچ کرنے پڑتے ہیں مشکل یہ نہیں ہے کہ باہر سے آنے والوں کی صحت اور دیگر ایسے ہی امور کے لئے روپیہ مہیا کیا جاتے۔ مشکل یہ ہے کہ قانونی طور پر آنے والوں کی نسبت غیر قانونی طور پر آنے والوں کی اتنی بہتات ہے کہ جائز جگہ پر روپیہ خرچ کرنے کی بجائے ناجائز جگہ پر یہ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اگرچہ صحیح طور پر تو یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ کتنے لوگ غیر قانونی طور پر آسٹریلیا میں رہ رہے ہیں۔ لیکن مختلف اداروں نے جو اندازے لگائے ہیں۔ ان کے مطابق ۸۰ ہزار سے ایک لاکھ افراد تک غیر قانونی طور پر رہائش پذیر ہیں اور کل آبادی ایک کروڑ ستر لاکھ ہے۔ اسوقت باہر سے آنے والے ٹورسٹ ہوتے ہیں جن کی اندازاً تعداد سات لاکھ پچاس ہزار ہے اور جب ہم غیر قانونی قیام کرنے والوں کا ذکر کرتے ہیں تو ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو ویزا سے زائد چاہے ایک دن ہی وہاں ٹھہرے ہوں عام طور پر جو باقاعدہ وہاں رہنے کے لئے جاتے ہیں اور غیر قانونی طریق اختیار کرتے ہیں وہ لوگ تو کم ہی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ وہاں کے غیر قانونی پندرہ ہزار میں جا شامل ہوتے ہیں۔ اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ ان میں سے چار ہزار افراد کو تلاش کر لیا جاتا ہے اور ملک بدر کر دیا جاتا ہے جو لوگ منشیات کا کاروبار کرتے ہیں یا مچھلیاں پکڑتے ہیں وہ عام طور پر شمالی کنارے کی طرف سے داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس علاقے میں بودوباش کے حالات ایسے ہیں کہ تھوڑا سا غور کرنے پر بھی کوئی شخص وہاں جانا نہیں چاہے گا۔ لیکن ان میں سے چند لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آنکھ بچا کر یہ علاقہ چھوڑ دیتے ہیں اور آسٹریلیا کے شہروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ حکومت نے ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۰ء تک غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے ۱۵۰۰۰ افراد کو وہاں قیام کی باقاعدہ اجازت دے دی ہے۔ اور اس اجازت کی بناء پر بہت سے لوگوں کو حوصلہ ملا ہے کہ وہاں ضرور جانا چاہیئے چنانچہ اس کے بعد خاصی تعداد میں آسٹریلیا میں لوگ داخل ہوئے ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ آئندہ ایسی اجازت کبھی نہیں دی جائے گی اور ہم اپنے سفارت خانوں کے ذریعے تمام ممالک میں اس بات کا اعلان کروا رہے ہیں۔

چونکہ سب سے بڑی غیر قانونی لوگوں کی تعداد برطانیہ سے تعلق رکھتی ہے اس لئے ایشیاء سے جانے والے لوگوں کے متعلق تشویش کسی صورت بھی کم نہیں ہوئی۔ غیر قانونی طور پر جانے والے لوگ وہاں کی ثقافتی زندگی میں ہلچل پیدا کرتے ہیں اور نسل پرست لوگوں کے ہاتھ اسلحہ فروخت کرتے ہیں جس کا ہدف عام طور پر ایشیاء کے لوگ ہوتے ہیں۔

آسٹریلیا میں قانونی طور پر ہر سال تقریباً ایک لاکھ ۴۰ ہزار لوگ جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ساری آبادی کا ۴۰ فی صد وہ لوگ ہیں جو اس طرح باہر سے آتے ہیں۔ یا پہلے باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ تقریباً ۱۴۰ ممالک کے باشندے ہیں۔ ۱۹۷۵ء تک آسٹریلیا کے تمام باشندے ۹۰ فی صد برطانوی یا آئرش تھے۔ لیکن ۱۹۸۶ء اور ۱۹۸۷ء میں ایک لاکھ ۱۵ ہزار آنے والے افراد میں سے صرف ۲۰ فیصد لوگ برطانیہ اور آئرلینڈ کے باشندے تھے ۳۲ فی صد ایشیاء سے تھے۔ اب باہر سے آنے والوں کے پیش نظر ایشیائی باشندوں کے خلاف جذبات ابھرنے لگے ہیں۔ اور یہ بات اسوقت سے شروع ہوئی ہے جب آج سے ۱۶ سال پہلے سفید آسٹریلیا کے خیال کو رد کیا گیا۔ اور دیگر ممالک سے آنے والے لوگوں کو بھی وہاں پر رہائش کے مواقع میسر آئے وہاں پر نسلی امتیاز کی کمشنر IRENE MOSS آئرینی ماس کہتی ہیں کہ وہ مختلف النسل لوگوں کے تعلقات کو ٹھیک رکھنے میں ہر وقت کوشاں رہتی ہیں لیکن ان کے کام کی کامیابی میں سب سے زیادہ مشکل وہ لوگ پیدا کرتے ہیں جو اجازت کے بغیر ملک میں داخل ہو جاتے ہیں وہاں ۳۰ ادارے ایسے ہیں جو باہر سے آنے والوں خاص طور پر ایشیاء کے باشندوں کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینے کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ بظاہر تو اپنے اراکین کو اس بات کی تعلیم نہیں دیتے کہ وہ تشدد کریں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض لوگوں کی باتیں تشدد کے اتنا قریب آجاتی ہیں کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تشدد کے حامی نہیں ہیں۔ حال ہی میں ان اداروں میں سے تقریباً بارہ ادارے ایسے تھے جنہیں ۱۰۰ کے قریب جرائم کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ ان جرائم میں چینی ریسٹورانوں پر آگ کے بم پھینکنے کا الزام تھا اور گھروں میں چوری کرنے کا بھی۔ یہ مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں۔ حکومت کے پاس کوئی ایسی قوت نہیں ہے کہ وہ نسلی امتیاز کے خلاف کوئی اقدام اٹھا سکے۔ البتہ جب کوئی تشدد کا واقعہ پیش آتا ہے تو اس وقت حکومت دخل اندازی کر سکتی ہے۔ حکومت کا کمیشن کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا قانون نہیں ہے کہ ہم غیر قانونی طور پر آنے والوں کے ساتھ یا نسلی امتیاز برتنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کر سکیں۔ ہم تو ایسے لگتا ہے کہ آزادئ اظہار اور خطرناک واقعے کی باریک رسی پر چل رہے ہیں۔

جنگلی جانور

اگر آپ کو پتہ چلے کہ آپ ایک باز دس سے پندرہ لاکھ روپے میں فروخت کر سکتے ہیں تو کیا آپ ہر کام چھوڑ کر باز ہی کے پیچھے نہیں پڑ جائیں گے کہ پکڑا جائے اور فروخت کیا جائے۔ اگر ایک باز کے پکڑنے اور اسے فروخت کرنے میں ایک پورا مہینہ بھی لگ جائے تو یہ کونسی بڑی بات ہے۔ دس لاکھ سے پندرہ لاکھ تک روپے کا ذکر آتے ہی اس کام کے کرنے کو جی چاہتا ہے اور دنیا میں متعدد لوگ ایسے ہیں کہ جن کے منہ میں پانی بھر آیا ہوا ہے اور وہ شب و روز باز کے پکڑنے، اسے حاصل کرنے اور اس کو فروخت کرنے کے درپے ہیں اور وہ یہ نہیں سوچتے کہ ایسا کرنے سے اس بات کا بھی امکان ہے کہ عنقریب وہ وقت آجائے جب پکڑ کر فروخت کرنے کے لئے باز کہیں سے مل ہی نہ سکے۔ آخر اسی طرح جنگلی جانوروں اور پرندوں کو مارنے سے یا پکڑ لینے سے ان کی نسل کے معدوم ہونے کا ڈر بڑھتا جا رہا ہے۔

پاکستان میں ۱۹۷۲ء میں ایک قانون بنا تھا جس کے ذریعے سندھ کی جنگلی زندگی کو محفوظ کرنا مقصد تھا۔ جہاں قانون بنایا جاتا ہے۔ اس وقت تک کے حالات کو سامنے رکھ کر اسکی مختلف شقیں تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ حالات بھی بدل لیتے ہیں۔ اور یہ بھی پتہ چلنے لگتا ہے کہ یہ قانون کتنا مؤثر ہے۔ شروع شروع میں تو اس کو مؤثر ہی سمجھا جاتا ہوگا لیکن یہ قانون آہستہ آہستہ جنگلی زندگی کو محفوظ رکھنے میں ناکام ہو گیا۔ اسی ضمن

میں لوگ لومڑیوں اور گیدڑوں کی بات کرتے ہیں۔

ان سے بھی لوگ بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ فر والے کوٹ اور دستانے کتنے مقبول ہیں لیکن وہ تو جنگلی جانوروں کو مار کر ہی بنائے جا سکتے ہیں۔ اب جبکہ سندھ کی جنگلی زندگی کو خطرہ پیدا ہو رہا ہے اور بعض جانوروں یا پرندوں کے بالکل مفقود ہو جانے کا احتمال ہے تو کہتے ہیں کہ اس ۱۹۷۲ء کے قانون میں ترمیم کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ لومڑیاں اور گیدڑ تو اتنی زیادہ تعداد میں موجود ہیں کہ ایک لمبے عرصے تک ان کو مارتے رہنے کے باوجود ان میں زیادہ کمی نہ آسکے گی لیکن لمبے عرصے سے کیا مراد ہے۔ آخر یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ہمیں اس جنگلی زندگی کی ضرورت صرف آئندہ پچاس۔ ساٹھ سالوں کے لئے یا سو دو سو سالوں کے لئے ہے

جس طرح انسان کو اس دنیا میں رہنا ہے اسی طرح جنگلوں میں یہ جانور بھی ہونے چاہئیں اور جب تک ان کے مارنے پر کوئی مؤثر پابندی نہ لگائی جائے یہ کم ہوتے چلے جائیں گے اور کم ہوتے چلے جانے ہی سے یہ کسی وقت ختم بھی ہو جائیں گے۔ اور اس بات کے پیش نظر قانون میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر ان جانوروں کو ایک حد کے اندر رہ کر پکڑا جائے یا مارا جائے تو انسانی معاشرہ کی ایک خوبصورتی بھی قائم رہ سکتی ہے اور ضرورت بھی پوری ہو سکتی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ جس تعداد میں یہ جانور پیدا ہوتے ہیں اس سے زیادہ تعداد میں نہ پکڑے جائیں نہ مارے جائیں۔ اگر اس سے خاصی کم تعداد میں ان جانوروں کو تجارت کے لئے پیش کیا جائے تو یقیناً ان کی نسل بھی قائم رہے گی اور ایک حد تک انسانی ضرورت بھی پوری ہوتی رہے گی۔

کہتے ہیں کہ یہاں کچھ عرصہ ہوا مگرمچھ صرف ۳۵ کی تعداد میں موجود تھے لیکن چونکہ ان کی حفاظت کی گئی ہے اس لئے ان کی تعداد اب چھ ہزار سے دس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ یہ زیادہ تر نواب شاہ کی بعض جھیلوں میں رکھے جاتے ہیں۔ مگرمچھ کی کھال بہت قیمتی ہے اور اس کے ذریعے خاصا زرمبادلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اب سوچیئے کہ اگر ان کو زیادہ تعداد میں مارا جائے اور ان کی نسل کم ہوتی چلی جائے تو یہ زرمبادلہ کا نقصان ہوگا یا نہیں۔

ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ حفاظتی اقدامات کے ذمے دار ہیں یا تو وہ خود بھی ان جانوروں کو مارتے دیکھے گئے ہیں یا وہ لوگوں کی تلاشی لینے میں اتنا تشدد آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں کہ بعض اوقات ایسے لوگ جن پر شبہ کیا گیا ان کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اب نئے قانون میں یہ شق بھی داخل ہوگی کہ کسی جگہ کی تلاشی لینے کے لئے تلاشی کا وارنٹ جاری ہونا چاہیئے

آخری بات جو اس سلسلے میں کہی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ قاعدے اور قانون اپنی جگہ پر۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ احساس اور شعور پیدا کیا جائے کہ ان جانوروں کی زندگی ہم سب کے لئے مفید ہے اور یہ شعور پیدا کرنے کے لئے تمام ذرائع ابلاغ کا استعمال کیا جانا ازبس ضروری ہے۔

بقیہ: غم و غصہ

احمدی کو صبر و سکون کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور توفیق دے۔

ایف آئی آر کا متن

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور دیگر افراد کے خلاف جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے اس کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک مولوی صاحب مولانا خدا بخش نامی نے جو خود کو سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کہتے ہیں تھانہ ربوہ میں یہ درخواست دی:

" بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب تھانہ ربوہ۔ جناب عالی گذارش ہے کہ مورخہ ۲۰، اکتوبر ۸۹ء قریب سوا تین بجے دن جلسہ بمقام عبادت اقصیٰ شروع کیا جس میں مرزا خورشید احمد ولد عزیز احمد قوم مغل ناظر امور عامہ، مرزا غلام احمد ولد مرزا عزیز احمد قوم مغل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی محمد علی ولد خدا بخش قوم راجپوت، عبدالغفور ولد مہر دین قوم جٹ بسراء کارکن امور عامہ ربوہ، عبدالحق ایڈووکیٹ سرگودھا اور سٹیج سیکرٹری حافظ مظفر احمد آف ربوہ، فدا حسین وڑائچ نے تقریریں کیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ کی اور کہا کہ جماعت قادیانی احمدیہ جماعت تمام جماعتوں سے افضل ہے اور یہ کہا کہ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں مرزائیت ہی مرزائیت نظر آئے گی۔ اس میں انہوں نے اپنے مذہب کی دل آزاری کی اور کہا کہ احمدیت ایک پاکیزہ چیز ہے اور مزید کہا کہ جماعت احمدیہ کے لوگوں کو اپنے مخالفین سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جناب افسران کے منع کرنے کے باوجود اور ڈی سی صاحب کے اخباری بیان کے باوجود کہ قادیانیوں کے ہر قسم کے اجتماعات پر پابندی ہے پھر بھی جلسہ کیا اور اشتعال انگیزی اور مسلمانوں کے اسلامی جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی۔ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاوے۔ دیگر موقع پر میرے علاوہ حافظ محمد یوسف امام مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ اور قاری اللہ یار ارشد خطیب مسجد احرار ربوہ بھی موقع پر موجود تھے۔ العارض دستخط اردو مولانا خدا بخش سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ۔

کارروائی پولیس = اس وقت میں بسلسلہ کار سرکار اقصیٰ چوک ربوہ میں موجود ہوں کہ مولانا خدا بخش نے ایک تحریری درخواست پیش کی مضمون درخواست سے صورت جرم ۲۹۸/ج ت پ کا اطلاق پایا جاکر اصل تحریر بغرض قائمی مقدمہ ارسال تھانہ ہے "

اس ایف آئی آر پر ۲۰، اکتوبر کی تاریخ اور سات بجکر پندرہ منٹ کا وقت درج کیا گیا ہے۔ مقدمہ نمبر ۳۲۱/۱۹۲ ہے۔ تاریخ وقوعہ ۲۰، اکتوبر ۸۹ء وقت ۳/۱۵ بجے دن۔

(نوٹ = ایف آئی آر میں درج تمام الفاظ اور جملے نقل مطابق اصل ہیں)

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔ ۶۔ ۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر مشہور دواخانہ فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

چوہدری عبدالواحد۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد

اے میرے فلسفیو
زورِ دُعا دیکھو تو

حضرت فضل عمر کے زمانہ میں جو چٹھیاں ہندی میں لکھی آتیں وہ حضور کے ارشاد کے ماتحت مجھے بھیجدی جاتیں میں ان کا اردو میں ترجمہ کر کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی خدمت میں بھیجدیا کرتا۔ ان کے متعلق حضور کا جو ارشاد ہوتا میں اس کا ہندی میں جواب بنا کر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی خدمت میں بھیجدیتا۔

لندن میں ایک احمدی بھائی کے پڑوس میں ایک ہندو فیملی رہا کرتی تھی۔ ان کی ایک لڑکی بیمار ہو گئی۔ لندن ایسے شہر میں ہر طرح کا علاج کرایا گیا۔ مگر بیماری دور نہ ہوئی۔ اس احمدی بھائی نے پڑوس میں رہنے والی ہندو خاتون کو مشورہ دیا کہ وہ حضور کو دعا کے لئے لکھے چنانچہ اس ہندو خاتون نے ہندی میں حضور کے نام چٹھی لکھی۔ چٹھی کا ایک ایک لفظ عقیدت، محبت، احترام اور یقین سے لبریز تھا۔ میں نے اس چٹھی کا ترجمہ کر کے حضور کی خدمت میں بھیجدیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعا فرمائی۔ میں نے اسی طرح ہندی میں جواب لکھ دیا۔

کچھ دنوں کے بعد لندن سے اس احمدی کی چٹھی آئی۔ کہ جس دن اس خاتون نے حضور کو چٹھی لکھی تھی دراصل اسی دن سے لڑکی کا مرض دور ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اور اب وہ لڑکی بالکل تندرست ہے۔

معلوم نہیں اب وہ احمدی بھائی اور وہ ہندو فیملی کہاں ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو۔ زورِ دُعا دیکھو تو

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر ربوہ
ریلوے روڈ رحمت بازار
فون: رہائش: ۴۳۱
آفس: ۵۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امتہ الرقیب

بچوں کی پرورش

قسط نمبر ۵

نومولود کا یرقان

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پیدائش کے چند گھنٹے بعد یا چند دنوں بعد نومولود کو یرقان ہو جاتا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بچے کے ماں اور باپ کے خون کے گروپ میں ایک خاص فرق ہوتا ہے یا بعض اوقات بچوں کو قدرتی طور پر یرقان ہو جاتا ہے۔ یرقان کی ایک وجہ نومولود کا زیر باد بھی ہے۔ اس لئے جیسے ہی آپ کے بچے کی آنکھوں میں یا چہرے پر پیلاہٹ نمایاں لگنے لگے تو ڈاکٹر کو دکھائیں۔

بچے کو ابلا ہوا ٹھنڈا پانی گلوکوز میں ملا کر وقفے وقفے سے پلائیں۔ بچے کو روشنی میں رکھیں لیکن کسی مستند ڈاکٹر کو ضرور دکھائیں۔ اگر آپ اس کا علاج بروقت نہ کرائیں گے تو ممکن ہے کہ بچہ موت کا شکار ہو جائے یا اگر بچ جائے تو صحیح علاج نہ ملنے کی صورت میں ذہنی و جسمانی لحاظ سے معذور ہو جائے۔ میں نے خود کئی بچے دیکھے ہیں جو یرقان کا بروقت صحیح علاج نہ کروانے کی وجہ سے معذور ہو چکے تھے۔

ایک دفعہ میں لاہور سے ربوہ آ رہی تھی تو بس میں میرے برابر میں ایک عورت اور اس کے دو بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک بچہ ذہنی طور پر معذور تھا اور اس کی جسمانی نشوونما بھی کمزور تھی۔ میرے استفسار پر اس کی ماں نے بتایا کہ بچپن میں اسے یرقان ہو گیا تھا۔ اور وہ لوگ اسے کسی مستند ڈاکٹر کے پاس نہ لے کر گئے۔ بس عوام الناس کے بتائے ہوئے چٹکلوں سے علاج کرتے رہے اور یوں بچے کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ گیا۔ میں کتنی دیر تک اس بچے کو دیکھتی رہی اور مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ ہزاروں گلے شکوے اور شکایات اس کی آنکھوں سے ضدی بچوں کی طرح جھانک رہے ہیں۔ اپنے والدین کے خلاف، ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے اس کے والدین کو غلط راستوں پر ڈالا جیسے وہ کمزور اور نحیف آنکھیں یہ کہہ رہی ہوں کہ ع

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

مجھے سخت اداسی ہونے لگی تو میں نے اپنا دھیان ہٹانے کے لئے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے برابر میں اسی کے ایک صحتمند چھوٹے منے سے بھائی نے مجھے اپنی چاند صورت اور ستارا آنکھوں سے مسکرا کر دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ تمہیں میری تلاش تھی نا۔ ہیں نا۔ ہاں میں نے کہا ہاں پیارے بچے تم ہی وہ پیارے منے سے وجود ہو جس کی مجھے تلاش تھی۔

یہ واقعہ میں نے قارئین کو ایک بڑی بات سمجھانے کے لئے بتایا ہے

ع شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

تشنج :-

یہ ایک خطرناک بیماری ہے اس کے بچاؤ کے لئے ماں کو حمل کے ساتویں اور آٹھویں ماہ میں حفاظتی ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے۔

بچے کی ناف پر کبھی راکھ نہ ڈالیں جیسے کہ دیہات میں ڈالی جاتی ہے۔ اور اگر گھر میں بچے کی ولادت کروائی جائے تو ناف کو علیحدہ کرنے کے لئے گندے اوزار استعمال نہ کئے جائیں۔

اس کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ بچہ سست ہو جاتا ہے یا بچے کو بخار ہوتا ہے یا جھٹکے لگنے لگتے ہیں۔ اگر ایسی کوئی صورت ہو یا بچہ بہت رونے لگے یا کراہنے لگے تو فوراً ہسپتال لے جائیں

تشنج سے بچاؤ بے حد ضروری ہے کیونکہ ایک بار اگر یہ بیماری کسی بچے کو ہو جائے تو اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ جب میں فیصل آباد میں پڑھتی تھی تو تشنج کے وارڈ میں حالانکہ انتہائی محنت سے نومولود بچوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ اور لائق ڈاکٹر چوبیس گھنٹے ان بچوں کی انتہائی نگہداشت کرتے تھے۔ اور وہاں شرح اموات بہت سے ترقی یافتہ ممالک سے بھی کم تھی۔ پھر بھی بہت سے بچوں کو یا تو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا تھا یا وہ لقمۂ اجل بن جاتے تھے۔ اس لئے اس بیماری سے بچاؤ بے حد ضروری ہے۔

اسہال اور قے

اسہال ایک ایسی بیماری ہے جس سے بچاؤ ممکن ہے لیکن ہمارے ہاں اس سے بچاؤ کی تدابیر کم کی جاتی ہیں۔ اس سے بچاؤ کی سب سے بڑی تدبیر تو بچے کو ماں کا دودھ پلانا ہے۔

اسہال کے نتیجہ میں پلاننگ کمیشن آف پاکستان کے مطابق ہر سال تقریباً ساڑھے تین لاکھ بچے ہمارے ملک میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ اموات بچوں میں اسہال کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

یونیسف (UNICEF) بچوں کی صحت و بہبود کے عالمی ادارۂ صحت نے بچوں میں شرح اموات کو کم کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام بنایا ہے۔ اس کے سات اہم جزو ہیں۔ ان میں سے پانچ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں وہ یہ ہیں۔

۱۔ اسہال کی صورت میں نمکول سے علاج یعنی ORS کا استعمال۔
۲۔ بچے کو ماں کا دودھ دینا۔
۳۔ بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانا
۴۔ بچوں میں مناسب وقفہ رکھنا۔
۵۔ خواتین کی خواندگی۔

میرے نزدیک ”خواتین کی خواندگی“ ایک اہم بنیادی رول ادا کرتی ہے۔ اگر ہماری خواتین میں شرح خواندگی بڑھ جائے تو صحتمند بچوں سے معمور معاشرے کا قیام سہل ہو جائے گا۔ کیونکہ تعلیمیافتہ ماں نہ صرف یہ جانتی ہے کہ ماں کا دودھ ماں اور بچے کی صحت کے لئے کس قدر ضروری ہے بلکہ وہ یہ بھی جانتی ہے کہ دودھ پلانے سے پہلے جسمانی صفائی کس قدر ضروری ہے۔ اور بچے کو صاف ستھرا رکھنے اور اس کے برتن، فیڈر اور کپڑوں کو صاف رکھنے کے فوائد کا بھی اسے علم ہو گا۔ ہر بچے کی مناسب خوراک اور وقتِ خوراک کا علم بچے کی صحت کا ضامن ہے۔ کیونکہ صرف ماں کا دودھ ایسی غذا ہے جو بچے کو اس وقت دی جا سکتی ہے جب بھی بچہ مانگے۔ اس کے لئے کسی مناسب وقفہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ باقی تمام دودھ بچے کو دینے کے لئے مناسب مقررہ وقفہ ہونا چاہیئے۔ اگر اسے بے قاعدگی سے دیا جائے تو بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بچے کو ماں کا دودھ پلانے میں کتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں اور دین حق نے یہ پر حکمت تعلیم آج سے صدیوں سال پہلے ہمیں سکھلائی تھی۔

ماں کے دودھ سے بچے کو کبھی اسہال نہیں لگتے۔ اگر ماں کا دودھ پینے والے بچے کو اسہال لگ جائیں تو اس کی کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے مثلاً جو پانی اس کو پینے کے لئے دیا گیا تھا وہ صاف نہ تھا یا پانی کا فیڈر گندا تھا۔

اسہال کی صورت میں ماں کا دودھ جاری رکھیں۔ نوزائیدہ بچے کو پانی ابال کر ٹھنڈا کر کے گلوکوز ملا کر پلائیں یا نمکول والا پانی اور سادہ پانی پلائیں۔

نوزائیدہ بچے کو نمکول کے پانی اور سادہ پانی کی نسبت ایک اور دو کی ہونی چاہیئے۔ یعنی اگر تین فیڈر پانی پلانا ہی پڑ جائے تو ایک فیڈر نمکول والا اور دو فیڈر سادہ پانی کے پلائیں۔ نوزائیدہ بچے کو زیادہ نمکول کا پانی نہیں پلانا چاہیئے۔

ایک بات آپ ذہن نشین کر لیں کہ بچے عام طور پر اسہال سے نہیں مرتے بلکہ اسہال کی وجہ سے ہونے والی پانی اور نمکیات کی کمی کی وجہ سے مرتے ہیں۔ نوزائیدہ بچے کو اسہال کی صورت میں ڈاکٹر کو ضرور دکھائیں۔ کوئی دوا ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر نہ لیں۔

اسی طرح نوزائیدہ بچوں میں قے کی شکایت عام ہوتی ہے اس صورت میں بچے کو دودھ پلا کر کندھے سے لگا کر ڈکار دلوائیں اور پہلو کے بل لٹائیں تو بچہ قے کرنے سے بچ سکتا ہے اور اگر قے کرے تو اس سے اسے زیادہ نقصان نہیں ہو گا۔ خواتین اکثر یہ اعتراض کرتی ہیں کہ اس طرح لٹانے سے بچے کا سر لمبا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ بچے کو سیدھا لٹانے سے نقصان یہ ہوتا ہے کہ قے کا مواد سانس کی نالی میں جا کر بچے کے سانس لینے میں رکاوٹ ڈال دیتا ہے اور اس سے کبھی کبھی بچے کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ اب یہ فیصلہ خواتین خود کر لیں کہ آیا وہ اس کا سر بنانے کے لئے اس کی زندگی خطرے میں ڈالنا پسند کریں گی یا اس کی زندگی کی خاطر سر کی پرواہ نہیں کریں گی۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری سب خواتین بچے کی زندگی کو اس کے سر کی ساخت پر ترجیح دیں گی۔

مسلسل قے آنے کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

یہ بات کہ ڈاکٹر سے رجوع کریں میں ہر بیماری کے سلسلہ میں کہتی چلی آ رہی ہوں تا کہ کسی بچے کو نقصان نہ پہنچے اور بچے کا بروقت علاج کیا جا سکے۔

مندرجہ بالا بیماریوں یا شکایات کے

علاوہ بھی بچے کو کوئی شکایت یا بیماری خدانخواستہ ہو سکتی ہے کوئی چھوٹی سی تکلیف جو بچے کے لئے بہت زیادہ تکلیف دہ ہو۔

حفاظتی ٹیکے

بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچانے کے لئے حفاظتی ٹیکے لگوانا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ ٹیکے بچے ہیں۔ تپ دق، خناق، تشنج، پولیو اور کالی کھانسی جیسی خطرناک اور موذی امراض کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرتے ہیں۔ اور اس طرح آپ کا بچہ ان بیماریوں کے خطرناک اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ گویا بچے کو ان بیماریوں سے بچانے کے لئے یہ ایک تدبیر ہے اور تدبیر مومن کا ہتھیار ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ ہم تدبیر اور دعا کے ذریعہ اپنے کام سرانجام دیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس سلسلہ میں فرمایا ہے کہ:۔

"ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اونٹ کو باندھوں اور توکل کروں یا اس کو کھول دوں اور توکل کروں۔ آپ نے فرمایا اس کو باندھ اور توکل کر۔"

(جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ١٩٨)

تو آپ بیماریوں سے بچاؤ کے لئے خدا پر بھروسہ کریں اور حفاظتی تدابیر بھی اختیار کریں۔

اپنے چھوٹے پیارے سے بچے کو پیدائش کے پہلے ہی ماہ میں بی سی جی یعنی تپ دق سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوالیں

یہ ٹیکے ہر شہر اور گاؤں میں حکومتی سطح پر مفت لگائے جاتے ہیں۔ بی سی جی کے ٹیکے کے بعد جیسے آپ کے بچوں کے ڈاکٹر کی رائے ہو اس کے مطابق باقی حفاظتی ٹیکے لگوالیں۔

ویسے عام طور پر ڈھائی ماہ کی عمر یا اس سے زیادہ عمر کے بچے کو خناق، کالی کھانسی اور تشنج کا ٹیکہ اور پولیو کے قطروں کی خوراک مل جانی چاہیئے۔ پھر دو دو یا تین تین ماہ کے وقفے سے خناق، کالی کھانسی، تشنج کے ٹیکے اور پولیو کے قطروں کی باقی خوراک مل جانی چاہیئے۔

ایک سال کی عمر تک کے بچے کو یا اس سے زیادہ عمر کے بچے کو خسرہ کا ٹیکہ لگ جانا چاہیئے۔

اس کے بعد مختلف وقفوں سے باقی ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

اگر آپ کے بچے کو کبھی دورے پڑتے ہوں یا اسے بخار ہو یا کوئی بیماری یا کسی چیز مثلاً انڈے سے الرجی ہو تو ڈاکٹر کو حفاظتی ٹیکہ لگانے سے پہلے بتا دیں ممکن ہے کہ ان ٹیکوں میں سے ایک ٹیکہ ایسی صورت میں لگانا درست نہ ہو۔

آپ کے معصوم پھول سے بچے کیلئے بیماریوں کے جراثیم زہر میں بجھے ہوئے تیروں سے بڑھ کر مہلک ہیں۔ ایک آدھ جرثومہ بھی بچے کو شکستِ فاش دینے کے لئے کافی ہے تو جراثیم سے بھری ہوئی اس ظالم نامہربان دنیا میں صحت مند زندگی گزارنے کے لئے بچوں کو حفاظتی ٹیکوں کی زرہ بکتر پہنا دیں اور خدا پر بھروسہ رکھیں کہ خدا تعالیٰ اپنی خاص مہربانی سے بچے کو ان بیماریوں سے بچا لے گا۔

زمانہ طفولیت میں بچے کی نشوونما

یہ وہ زمانہ ہے جس میں بچے کی تعلیم و تربیت اور نشوونما کا اہم مرحلہ آتا ہے۔

سب سے پہلے اس کی جسمانی نشوونما کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسے ماں کے دودھ کے علاوہ دوسری غذائیں بھی دی جائیں۔

اس بارے میں حضرت فضلِ عمر فرماتے ہیں:۔

"قسم قسم کی خوراک دی جائے۔ گوشت ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں۔ کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ پس مختلف اخلاق کے لئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا بے حد ضروری ہے۔"

(منہاج الطالبین تقاریر حضرت فضل عمر)

پانچ چھ ماہ کی عمر کے بچے کو ماں کے دودھ کے علاوہ نرم غذا مثلاً کیلا دلیہ۔ کھچڑی قیمے والے چاول۔ ابلی ہوئی سبزیاں اور ابلا ہوا انڈا دیں۔ انڈا آدھا ابلا آدھا کچا ہونا چاہیئے جسے ہاف بوائل انڈا کہتے ہیں۔

ہر ماں اپنے بچے کے بارے میں ڈاکٹر سے بہتر جانتی ہے کہ اس کا بچہ کیا پسند کرتا ہے۔ لیکن اگر آپ بچے کو ہر قسم کی غذا دیں تو بہتر ہے۔ بغیر مرچوں کے غذا دینی چاہیئے۔ ہر عمر کے بچوں کے لئے یہی اصول ہے کہ صاف، پاکیزہ، اچھی طرح گلی ہوئی بغیر مرچوں کے غذا دیں۔

بچوں کے بارے میں عام شکایت رہتی ہے کہ بچے کھاتے نہیں ہیں۔ خاص طور پر جب دودھ کے علاوہ دوسری چیزیں دینے کی کوشش کی جائے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔

١۔ ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کا بچہ میٹھی چیزیں زیادہ پسند کرتا ہو۔ اور آپ اسے نمکین چیزیں دینے کی کوشش کر رہے ہوں یا اس کے برعکس ہو۔

٢۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچہ بیمار ہو اس لئے ڈاکٹر کو دکھائیں۔

٣۔ یا آپ کا بچہ ٹافیاں، بسکٹ یا چاکلیٹ خوب کھالیتا ہو اور جو آپ کھلانا چاہ رہے ہوں وہ نہ کھائے۔

٤۔ اگر بچے کا وزن صحیح بڑھ رہا ہے تو زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے۔

اگر بچہ کھانے پر آمادہ نہ ہو تو اسے کھانے کے لئے راغب کرنا بہت مشکل ہے اس معاملے میں مجھے ایک ماہر نفسیات کا واقعہ یاد آگیا۔

ایک بار ایک بچہ اس کے پاس لایا گیا کہ وہ کچھ کھانے کو آمادہ نہ تھا بہت مشکل سے ماہرِ نفسیات نے بہلا پھسلا کر بچے کو منایا اور پوچھا کہ وہ کیا کھائے گا۔ بچے نے کہا

"بن کباب"

بن کباب لایا گیا۔ بچے نے کہا اس کے دو حصے کر دیں۔ اس کے دو حصے کر دیئے گئے۔ بچے نے ماہر نفسیات سے کہا کہ "پہلے آپ ایک حصہ کھالیں"۔ اس نے کھالیا۔ اب تم کھاؤ ماہرِ نفسیات نے کہا "کیسے کھاؤں"۔ بچے نے رونا شروع کر دیا۔ "میرے والا حصہ تو آپ نے کھالیا میں کیا کھاؤں"۔

(دیکھا آپ نے بچے کس قدر ذہین ہوتے ہیں۔ کیسے اس بچے نے ماہرِ نفسیات کو مات دے دی)

بچے کے دانت نکلنے کا عرصہ اور دانتوں کی بیماریاں اور دانتوں کی حفاظت

بچے کے دانت نکلنے کا عرصہ۔

جب بچے کے دانت نکلنے شروع ہوتے ہیں مائیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ وہ قے کرتا ہے یا اسے اسہال کی شکایت ہے۔ اس کی عموماً وجہ یہی ہے کہ جب بچے کے دانت نکلنے لگتے ہیں تو وہ ہر چیز اٹھا کر منہ میں ڈالتا ہے کیونکہ اس عمر میں بچے بیٹھنے اور رینگنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ گندی چیزیں اٹھا کر منہ میں رکھ لیتے ہیں جن کے ساتھ جراثیم ان کے پیٹ میں چلے جاتے ہیں جن سے وہ بیمار ہو جاتا ہے۔

ایسے موقع پر نپل یعنی چوسنی بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے رینگتے ہیں اور چوسنی زمین پر گر جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح مٹی میں لت پت چوسنی دوبارہ منہ میں ڈال لیتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جب بچہ رینگنے لگے تو اس پر نظر رکھیں کہ وہ گندی اشیاء منہ میں نہ ڈالے۔

اور جب دانت نکل آئیں تو ان کی صفائی اور حفاظت بہت ضروری ہوتی ہے۔ دانتوں کی صفائی نہ ہونے کے باعث یا تو ان میں کیڑا پڑ جاتا ہے یا اس کے ذریعہ پیٹ کی بہت سی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا"۔

اس لئے بچوں کے دانتوں کی صفائی کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔

دانتوں کی حفاظت اور بچوں کی دانتوں کی بیماریاں

بسا اوقات بچے کے دانت ٹیڑھے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں یا ٹھیک سے نہیں نکلتے۔ ٹوٹ جاتے ہیں یا کیڑا لگ جاتا ہے اور بچے کے دانت میں درد ہونے لگتا ہے۔

چار پانچ سال کی عمر کے بچوں میں اس قسم کی شکایات عام ہوتی ہیں کہ ان کے مسوڑھوں سے خون آتا ہے۔ مسوڑھے درد کرتے ہیں یا ان میں سوجن ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا شکایات کی عام طور پر دو تین وجوہات ہوتی ہیں:۔

١۔ بچے کو متوازن خوراک نہ ملتی ہو۔

٢۔ بچے کی خوراک میں ایسی اشیاء کی کمی ہو حیاتین ج یعنی وٹامن سی کی کمی ہو۔ حیاتین ج ٹماٹر، لیموں اور کنو وغیرہ میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

٣۔ بچے کے جسم میں کیلشیم کی کمی ہو۔ اس کی وجہ دودھ کی کمی ہے

٤۔ بچے کے دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھا جائے۔ بچے کو صبح شام برش کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

حبوب مفید اطہرا

چھوٹی شیشی ٢٠ گرام پندرہ روپے ١٥

بڑی شیشی ٦٠ گرام پینتالیس روپے ٤٥

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فون نمبر ٦٣٤

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

سلیمان احمد ابن
داؤد احمد صاحب
۳۶/۲۱ دارالرحمت ربوہ

نائلہ بشریٰ بنت
عظمت اللہ صاحب بھٹی
دارالنصر شرقی ربوہ

ندیم احمد طاہر ابن
وسیم احمد صاحب ظفر
ماڈل ٹاؤن لاہور

ھبتہ النصیر بنت
حفیظ الرحمٰن صاحب
کوارٹر نمبر ۱۹، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

عطاء العلی ابن
حافظ برکت علی صاحب
لسے چک تحصیل سیالکوٹ

صالح محمد ابن
غلام احمد صاحب طاہر
۲۳/۶ دارالرحمت ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

• نیشنل پیپلز پارٹی (کھر گروپ) کو پاکستان پیپلز پارٹی میں مدغم کر دیا گیا ہے۔

• این پی پی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے غلام مصطفیٰ کھر نے کہا کہ جنرل ضیاء کی پیدا کردہ کاغذی قیادت نے ملک کی تقدیر او ربقاء داؤ پر لگا رکھی ہے لیکن اب ان کے لئے بے نظیر کو ہٹانا آسان نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اب کسی کو پنجاب کو گمراہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مصطفیٰ کھر نے انکشاف کیا کہ جنرل چشتی اور جنرل فرمان علی نے ملک سے باہر جانے میں ان کی مدد کی اور وہ بھٹو صاحب کی اجازت سے ملک سے باہر گئے تھے جس کے ثبوت کے طور پر ان کے پاس اس سلسلے میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کا خط ہے جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ مصطفیٰ کھر زندگی بچانے کے لئے یہاں سے بھاگ جاؤ۔

• نوشہرہ کے قریب کالونی ٹیکسٹائل ملز کے مزدوروں کے احتجاجی جلوس پر پولیس کی فائرنگ کے نتیجہ میں ۲۱، مزدور زخمی اور پتھراؤ سے ڈی۔ ایس۔ پی سمیت متعدد پولیس والے زخمی ہو گئے ٹریفک ۳، گھنٹے تک ملتوی رہا۔

• چوتھے سیف گیمز کے میزبان ملک پاکستان نے گیمز کے دوسرے دن تک سونے کے چھ چاندی کے دو اور کانسی کے دو تمغے حاصل کر کے باقی ملکوں سے برتری حاصل کر لی۔ ان تمغوں میں تیراکی کا گولڈ میڈل بھی شامل ہے۔

• پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہیں دسمبر میں اپنے دوسرے بچے کی پیدائش کی امید ہے

• کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کے سربراہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اس انٹرویو کی تردید کی ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان ایٹم بم بنانے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔

غیر ملکی خبریں

• لاطینی امریکہ کے ملک ہونڈراس کے دارالحکومت میں ایک طیارہ تباہ ہونے سے ۱۰۰، افراد ہلاک اور ۲۰، زخمی ہوئے یہ جہاز ایک پہاڑی سے اس وقت ٹکرایا جب وہ اترنے کی کوشش کر رہا تھا اور بڑی تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔

• جنوبی افریقہ کی حکومت نے دارالحکومت جوہانسبرگ میں اتوار کے روز ایک جلسۂ عام کی اجازت دے دی ہے جس میں کالعدم افریقی نیشنل کانگرس کے لیڈر مسٹر والٹر سیسلو اور دیگر سیاہ فام لیڈر تقریریں کریں گے۔ گذشتہ ۳۰، سال میں کالعدم افریقی نیشنل کانگرس کے رہنماؤں کا یہ پہلا جلسۂ عام ہوگا۔

• صومالیہ کے صدر مسٹر سید بارے نے کہا ہے کہ ان کی حکومت شدید اقتصادی بحران سے دوچار ہے اپنی حکومت کی ۲۰، ویں سالگرہ پر انہوں نے کہا کہ خطرناک اسلحہ بڑی مقدار میں آرہا ہے اور ملک کے تباہ معاشی بدحالی پھیلا رہے ہیں۔

• افغان چھاپہ ماروں کی عبوری حکومت مقیم پاکستان نے حریف گروپوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ آپس کی لڑائی ختم کر دیں۔

• ترکی نے خبر دی ہے کہ شام کے دو جہازوں نے اس کے علاقے میں داخل ہو کر ایک سویلین جہاز کو مار گرایا جس سے جہاز پر موجود پانچ افراد ہلاک ہو گئے دمشق کی طرف سے ابھی اس پر کوئی تبصرہ نہیں ہوا۔ ترکی نے اس پر سخت احتجاج کرتے ہوئے تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ترکی ٹی وی نے بتایا ہے کہ یہ حملہ شامی فضائیہ کے دو مگ ۲۱، طیاروں نے کیا جو حملے کے فوراً بعد شام واپس چلے گئے۔ یہ حملہ اس علاقے میں ہوا جو ماضی میں کبھی شام کا حصہ رہا ہے اور اب بھی شام اس پر دعویٰ رکھتا ہے۔

• مہاراشٹر کی ایک عدالت نے ان دو سکھوں کو موت کی سزا سنا دی ہے جنہوں نے بھارتی فوج کے سابق چیف آف سٹاف جنرل اجودھیا کو ہلاک کیا تھا۔ جنرل اجودھیا نے گولڈن ٹمپل امرتسر پر فوج کشی کی قیادت کی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعات کی اجازت اور منسوخی کے احکامات

ڈپٹی کمشنر جھنگ مسٹر محمد سلیم کمبوہ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجتماعات کی جو تحریری منظوری دی ہے ۔ اس کی نقل شائع کی جارہی ہے ۔ اس کے بعد جس تحریر کے ذریعے اس حکم کو منسوخ کیا گیا اس کی نقل بھی شائع کی جارہی ہے ۔

اجازت نامے کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اجازت نامہ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے تھا ۔ اس کی مزید صراحت یہ بھی کی گئی ہے کہ اس میں تربیتی موضوعات اور کھیلوں کے پروگرام شامل ہیں ۔ اس میں بیت الاقصیٰ کا بھی ذکر ہے اور کھیلوں کے میدان کا بھی ۔ اس سے یہ بات واضح ہے کہ انتظامیہ کو اچھی طرح علم تھا کہ وہ کس چیز کی اجازت دے رہے ہیں اور یہ سارا اجتماع محض احمدیوں کی ایک مذہبی تقریب کے سوا اور کچھ نہیں ہے ۔ اس پر حکام نے اصرار کیا کہ احمدیوں کو صرف کھیلوں کی اجازت دی گئی تھی اور سالانہ اجتماع کی اجازت نہیں تھی ۔ اس بارے میں کون سا موقف صحیح ہے اس بارے میں قارئین کرام متعلقہ دستاویزات کے عکس ملاحظہ کر کے خود فیصلہ کر سکتے ہیں ۔

From
The District Magistrate,
Jhang.

To
Mirza [illegible] Ahmad, Nazir [illegible] Aama Khuddam-ul-[illegible]
Rabwah.

No. [illegible] /GB. Dated 15/10/89

Subject:- PERMISSION TO USE LOUDSPEAKER/ MAGA PHONE IN CONNECTION WITH IJTEMA KHUDDAM-UL-AHMADIA SALANA AND ATFAL-UL-AHMADIA [illegible] HORSE RACE GROUND AND IN BAIT-UL-AQSA, RABWAH.

MEMORANDUM.

Reference your application dated [illegible] on the subject noted above.

As recommended by the Superintendent of Police Jhang, you are allowed to use loudspeaker in connection with Hors Race/ground in Bait Aqsa and Terbeiti Programme of Education & exercises wef. 20.10.89 to 22.10.89. subject to the following conditions :-

1. No [illegible]/political/religious, communal or controversial issue shall be touched directly or indirectly.
2. The [illegible] of amplifire of the loudspeaker/Magaphone shall [illegible] insider towards the audience and the volume of the sound shall be reasonable low tone.
3. Loudspeaker shall be used within the forewall/ premises of [illegible] Bait Aqsa and Rabwah.
4. Loudspeaker shall not be used at the time of Azan/prayer.
5. Loudspeaker shall not be used for publicity/ announcement.

Sd/-
for District Magistrate,
J H A N G.

No. /GB. Dated.

A copy is forwarded to the:-
1) Superintendent of Police, Jhang;
2) Assistant Commissioner, Chiniot;
3) City/Illaqa Magistrate, Rabwah;

for information and necessary action.

" Allah Yar "

Sd/-
for District Magistrate,
J H A N G.

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کا جاری کردہ اجازت نامہ برائے انعقاد سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔

---

used for publicity/

Sd/-
for District Magistrate,
J H A N G.

[illegible] /GB. Dated.

[illegible] forwarded to the:-
[illegible] Superintendent of Police, Jhang;
[illegible] Commissioner, Chiniot;
[illegible]/Illaqa Magistrate, Rabwah;

[illegible] information and necessary action.

Sd/-
for District Magistrate,
J H A N G.

As directed by worthy D.M. Jhang the permission has been withdrawn.
Sd/- 21/10.

" Allah Yar "

اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کا حکم نامہ جس کے تحت اجتماعات کی اجازت واپس لے لی گئی ۔